Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اردو ہندکو اور پنجابی: باہمی لسانی روابط

URDU,HINDKO, AND PUNJABI LINGUISTIC LINKS

حسنین خان سواتی

پی۔ایچ۔ڈی،اردو،(سکالر) ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

عارف حسنین عارف

پی۔ایچ۔ڈی،اردو(سکالر)ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

جلوہ آفرین

پی۔ایچ۔ڈی،اردو(سکالر)ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

Abstract

Urdu language is the national language of Pakistan as well as a major language of the sub-continent of Pakistan. Urdu language belongs to the Indo-Aryan family of languages and similarly Hindko and are also languages of the Indo-Aryan family. Urdu language is currently spoken in the country. And is patronizing languages. Among them, Hindko and Punjabi are more important. The script of these two languages is also written in Nastaliq like Urdu. The alphabets and rules of Hindko and Punjabi are also closely similar to Urdu. Apart from this, these two languages have commonalities with Urdu at the linguistic and literary level as well.

Keyword: Urdu. Hindko, Punjabi, Indo-Aryan family, language, alphabets, commonalities, linguistic, literary

کسی بھی زبان کی بنیاد کوئی باہر کی زبان نہیں ہو سکتی ہے۔زبان اپنی بناوٹ اور قواعد وضوابط سے پہچانی جاتی ہے۔اسی طرح اردو زبان کا ڈھانچہ بھی مقامی زبانوں سے جوڑنا موزوں ہوگا۔یعنی ہندکو اور پنجابی سے۔جو زبان برصغیر میں پیدا ہوئی ہے اس کی بنیاد بھی یہاں کی مقامی زبانیں ہی ہو سکتی ہیں۔اردو زبان کا اصل مئولد منشا برعظیم پاک وہند ہے۔اردو ایک زندہ زبان ہے اور زندہ زبانیں ایک دوسرے سے اخذ واستفادہ کرتی رہتی ہیں۔اردو زبان کی یہ حصوصیت ہے کہ اس میں عربی، فارسی اور ہندی کی آوازیں پائی جاتی ہیں۔اردو زبان کے حروف ہجاان تینوں زبانوں کے حروف ہجا سے مل کر بنے ہیں۔اردو زبان میں دوسری کئی زبانوں کے الفاظ اور محاورات کو اپنے اندر سمالینے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔اردو زبان کا رسم الخط ابتدا ہی سے فارسی اور عربی رسم الخط سے مماثلت رکھتا ہے۔ہندکو اور پنجابی بھی اردو رسم الخط میں لکھی جاتی ہیں اور قواعد وضوابط کے اعتبار سے ان تینوں زبانوں میں لسانی اور ادبی سطح پر باہمی روابط پاجاتے ہیں۔

بّرصغیر کی قدیم زبانوں میں ایک قدیم ترین زبان ہندکو ہے جو گندھارا تہذیب سے پہلے بھی کئی صدیوں سے موجود تھی اور تواتر کے ساتھ بولی جارہی تھی۔ گندھارا تہذیب تو ہزاروں برس سے اپنے ہونے کی گواہی دے رہی ہے۔گندھارا سے پہلے اس خطّے کو دردستان کا علاقہ کہا جاتا تھا۔موجودہ شمالی علاقہ جات کا قدیم نام بلورستان ہے قدیم بلورستان کی زبانوں میں بلتی، شینا، چترالی، گلگتی، گوجری، لداخی، اور دیگر کئی زبانیں اور بولیاں شامل ہیں جبکہ دردستان کا علاقہ قندھار سے جہلم تک، بعض تاریخ دانوں کے مطابق سندھ تک جاتا ہے۔جہاں زیادہ تر ہندکو ہی بولی جاتی تھی۔یہ بات تو طے ہے کہ تمام تہذیبیں دریاؤں کے کناروں پر آباد ہوئیں۔دریائے سندھ جسے انڈس ریور بھی کہا جاتا ہے اس کے کناروں پر بولی جانے والی تمام زبانیں، ہندکو یا سندکو کہلاتی ہیں۔ہندکو زبان کے حوالے سے یہ غلط فہمی عام ہے کہ یہ ہند سے ہندکو ہے ایک اعتبار سے یہ قیاس درست ہو سکتا ہے لیکن یہ حقیقت ہرگز نہیں ہے ہند کا اصل سندھ ہے اور اسی حوالے سے ملک کا نام بنا، بعد میں یہ خطّہ ہند کے نام سے رواج پا گیا اس مملکت کا وجود کوہ ہمالیہ کے جنوب اور بحر ہند، بحر عرب کے شمال اور خلیج بنگال کے شمال مغرب میں ایک تکونی خشکی کا ٹکڑا دنیا کے نقشے پر نظر آتا ہے۔جس کی سنہری اور

تاریخی تہذیبیں ہڑپہ اور موہنجوڈرو یعنی مردوں کا ٹیلہ کے مقامات پر نمو پذیر ہوئیں۔ ہندکو زبان کا مرکز بعض سبک رو اور سیر ابی بخشنے والے دریاؤں کے آس پاس رہا۔ اسی لیے اس کو سبت سندھو بھی کہا جاتا رہا یعنی سات دریاؤں کی سرزمین، جو بعد میں ہخا منشی بادشاہوں نے سین ہٹا کر ہند کر دیا۔

ہندکو زبان ایک تناور درخت ہے اور ملک میں بولی جانے والی زبانیں اس کی شاخیں ہیں۔ بعض محقق اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہندکو پنجابی زبان کی ایک شاخ ہے۔ ہندکو اور پنجابی دونوں زبانوں پر ہندی زبان کا گہرا اثر ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر اسماعیل گوہر لکھتے ہیں:

> ''ہندکو پنجابی گھرانے کی زبان ہے پنجابی کی لسانی خصوصیات ہندکو کو بھی محیط ہیں۔ محمود شیرانی نے پنجابی اور اردو کے جن لسانی اشتراکات کو نمایاں کیا ہے مثلاً قواعدِ مصدر اور قواعد تذکیر و تانیث میں مماثلت، اسماوافعال کا اشتراک، صرفی و نحوی یکسانیت اور توابع میں مماثلت وغیرہ یہ سب اشتراکات ہندکو اور اردو میں بھی ہیں''۔(1)

ڈاکٹر اسماعیل گوہر کے مندرجہ بالا بیان کی تردید کرتے ہوئے خاطر غزنوی ہندکو زبان کی ترجمانی میں اپنی رائے کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

> ''اکثر محقق اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہندکو پنجابی کی ایک شاخ یا حصہ ہے اور ان دونوں پر ہندی کا گہرا اثر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بولی جانے والی زبانوں کی ترقی یافتہ صورت ہے۔ محققوں نے اس زبان کی چھان بین کر کے اس کے بارے میں بہت سی باتیں سامنے لانے کی سعی کی ہے۔ ان میں اس زبان کے مختلف علاقوں میں مروج لہجوں کا ذکر بھی شامل ہے۔''(2)

ہندکو زبان بولنے والے پاکستان اور اس کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں موجود ہیں۔ پاکستان میں ہندکو زبان کے دوسری کئی زبانوں کے ساتھ لسانی و ادبی اشتراکات موجود ہیں اور خاص طور پر اردو زبان کے ہندکو زبان پر گہرے اثرات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ پنجابی زبان پر بھی ہندکو کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں بلکہ مختار علی نیئر تو پنجابی زبان کو ہندکو زبان کی ایک شاخ قرار دیتے ہیں اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

> ''ہر شخص اچھی طرح جانتا ہے کہ ہندکو کا پنجابی سے کوئی تعلق نہیں اور اگر ہے تو اتنا کہ پنجابی ہندکو سے نوے فیصد متاثر ہے یا پھر اجازت ہو تو میں یہ کہہ دوں کہ پنجابی ہندکو کی ایک شاخ ہے۔''(3)

آگے چل کر لکھتے ہیں:

> ''ہندکو زبان کسی دوسری زبان کا لہجہ نہیں ہو سکتی۔ اس کی اپنی لوک کہانیاں ہیں، اپنے محاورے اپنی ضرب الامثال اور بڑی ٹھوس اور جامع تاریخ کے لحاظ سے بڑی قدآور زبان ہے اور برصغیر کی قدیم ترین زبانوں میں سے ایک ہے۔''(4)

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہندکو، اردو اور پنجابی زبان سے قدیم ہے، مگر اس کے ادب کے متعلق کوئی حتمی رائے موجود نہیں ہے جس طرح یہ زبانیں اردو سے مماثلت رکھتی ہے اسی طرح کئی چھوٹی بولیاں اور زبانوں سے بھی ان کے گہرے روابط قائم ہے ان زبانوں میں پنجابی، سرائیکی، گوجری اور پہاڑی اہم ہیں۔ اگر ان زبانوں کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان زبانوں میں لاتعداد الفاظ ایسے ہیں جو ہو بہو ہندکو اور پنجابی زبان کے معلوم ہوتے ہیں جو ان زبانوں میں لسانی طور پر رائج ہیں۔ ان زبانوں میں ایک بڑی خاصیت یہ بھی ہے کہ ان زبانوں کے بولنے والے اردو ہندکو اور پنجابی سمیت آپس کی لسانی و ادبی گفتگو کو سمجھ سکتے ہیں جو کہ ان کے آپس میں روابط کی گہری دلیل ہے۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ ہندکو کا پنجابی زبان کے لسانی اور تہذیبی روابط قدیم زمانہ سے ہیں۔ پنجابی ہندکو زبان کی ایک شکل تھی مگر نہ معلوم کس وقت سے یہ دونوں غیر محسوس طریقہ سے ایک دوسرے سے جدا ہوتی گئیں۔ ہندکو پنجابی دونوں ایک کنبے سے تعلق رکھتی ہیں اسی وجہ سے ان کا لسانی سانچہ بھی ایک ہی ہے اور اسی طرح دونوں زبانوں میں صرفی و نحوی اعتبار سے بھی مماثلتیں پائی جاتی ہیں اس کے علاوہ قابل غور بات یہ ہے کہ ان دونوں زبانوں کا ذخیرہ الفاظ بھی کافی حد تک مشترک ہے۔ اسی لیے پاکستان کی دوسری زبانوں کی نسبت پنجابی اور ہندکو کا تعلق اردو زبان سے قریب تر ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

پنجابی فارسی زبان کے دو الفاظ کا مرکب ہے (پنج+آب) یہ نام اس خطے کے پانچ دریاؤں کی نسبت سے رکھا گیا ہے ان دریاؤں کے نام راوی، ستلج، بیاس، چناب ،اور جہلم ہیں جو اس سرزمین کو سیراب کرتے ہیں اور ان ہی پانچ دریاؤں کی وجہ سے اس زرخیز زمین کا نام پڑ گیا اور اس میں بسنے والوں کی زبان کو پنجابی کہا گیا۔اس سرزمین کی حدود کے متعلق ڈاکٹر حمید اللہ شاہ ہاشمی لکھتے ہیں:

> ''۱۹۴۷ء کے بعد پنجاب کی حدود میں تبدیلی آچکی ہے بلحاظ زبان پنجابی ان ہی علاقوں میں بولی جاتی ہے جہاں 1947ء سے پیشتر مستعمل ہے۔سیاسی تبدیلی کی بنا پر پنجاب دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے اب مغربی پنجاب پاکستان میں ہے اور مشرقی پنجاب بھارت کا ایک اہم سرحدی صوبہ ہے۔پنجاب کی حدود مختلف ادوار میں مختلف رہی ہیں۔کبھی تو اس کی حدیں ایک طرف سرہند شریف درہ خیبر تک اور دوسری طرف کشمیر سے سندھ کے ساحل تک پھیل گئیں اور کبھی صرف لاہور کی عمل داری ہی کو صوبہ کہا جاتا رہا۔''(12)

پنجابی زبان بھی ہندکو کی طرح قدیم ہے سب سے پہلے اس زبان کے لیے جس مصنف نے ''پنجابی'' کا لفظ استعمال کیا وہ شخصیت حضرت نوشہ گنج بخش ۱۰۱۴ھ ـ۱۱۰۳ھ ہے۔ان کے بعد دوسرا نام حافظ برخوردار ہیں جنہوں نے ''مفتاح الفقہ'' میں پنجابی کا لفظ استعمال کیا جو ۱۰۸۰ھ۔۱۶۶۹ء کی کتاب ہے ان کے بعد لفظ پنجابی کئی اور محققین نے بھی استعمال کیا ہے۔پنجابی زبان کو بعض ماہر لسانیات سنسکرت زبان کا وارث قرار دیتے ہیں۔اور بعض اس زبان کو سنسکرت سے بھی زیادہ قدیم تصور کرتے ہیں۔ذخیرہ الفاظ کے لحاظ سے بعض قدیم زبانوں نے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کیا ہے اور ان میں سنسکرت اور دراوڑی زبانوں کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ہندکو اور پنجابی کا تعلق کسی بیان کا محتاج نہیں ہے دونوں زبانوں کے الفاظ شروع ہی سے ایک دوسرے کے مزاج اور خون میں شامل رہے ہیں لسانی اعتبار سے دونوں زبانوں میں متعدد الفاظ ایسے ہیں جو باہم مشترک ہیں اور زردوز بان کی ان پر گہری چھاپ نظر آتی ہے۔مثلاً

اردو	پنجابی	ہندکو	اردو	پنجابی	ہندکو
بھنگ	بھنگ	پہنگ	پیچھا	پچھا	پچھا
مچھر	مچھر	مچھر	پھانسی	پھانسی	پھانسی
سچ	سچ	سچ	پھٹ	پھٹ	پھٹ
مکھی	مکھی	مکھی	پھل	پھل	پھل
مٹی	مٹی	مٹی	بھائی جان	پاجی	پاجی
پرانا	پراڑاں	پراڑاں	پرچہ	پرچہ	پرچہ
پاگل	پاگل	پاگل	پالک	پالک	پالک
پسلی	پسلی	پسلی	پانچ	پنج	پنج
پکا	پکا	پکا	تقدیر	تقدیر	تقدیر
تاج	تاج	تاج	حج	حج	حج

اسی طرح دونوں زبانوں میں محاورات اور ضرب الامثال میں بھی اشتراک پایا جاتا ہے مثلاً

اردو	پنجابی	ہندکو
آنکھ کھول کے دیکھنا	اَکھ کھول کے ویکھنا	اَکھ کھول کے دیکھنڑاں
ہاتھ دھونا	ہتھ دھونا	ہتھ تہنڑاں
کان ہونا	کن ہونا	کن ہونڑاں

ہندکو اور پنجابی کے تعلق کو ڈاکٹر اسماعیل گوہر اس طرح لکھتے ہیں:

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

”ہندکو لہجہ پنجابی کے پوٹھوہاری لہجے کے زیادہ قریب ہے ہندکو بعض صورتوں میں اردو کے زیادہ
قریب ہے پنجابی کی آوازیں اردو میں متبادل آوازوں میں بدلی جاتی ہیں جیسے پنجابی ”و“اردو میں
”ب“ کی آواز میں بدل جاتا ہے جب کہ ہندکو میں یہ آواز اردو ہی کی طرح ادا کی جاتی ہے۔“(13)

اسی طرح دونوں زبانوں میں لاتعداد الفاظ ایسے ہیں جو تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ بولے جاتے ہیں اور ایک جیسے معنی دیتے ہیں مثلاً:

اردو	پنجابی	ہندکو	اردو	پنجابی	ہندکو
بچے	وکاؤمال	بکاؤمال	بچے	وال	بال
باٹ	واٹ	باٹ	بالی	والی	بالی
باجہ	واجا	باجہ	بانسری	وانسری	بانسری
بُت	بُت	بُت	بٹوارا	وٹوارا	بٹوارا
بچ	وچ	بچ	بیچارہ	وچارہ	بچارہ
بڑا	وڈا	بڑا	بکواس	وکواس	بکواس
بستر	وستر	بستر	بندگی	وندگی	بندگی

اس کے علاوہ ان گنت الفاظ ایسے ہیں جو ہندکو، پنجابی اور اردوئے قدیم میں بولے جاتے تھے مگر اب متروک ہو چکے ہیں مثلاً:

قدیم/اردو/ہندکو/ پنجابی	جدید اردو معنی
آن آن کر	لالا کر
آسی	آئے گا
آننا	لانا
آلھا	طاقچہ
آوسی	آئے گا
اُبالاں	جوش
اَگو	آگے، آگے سے، سامنے سے
النگنا	گزر جانا
آکھنا	کہنا

اردو، ہندکو اور پنجابی لسانی ہم آہنگی

صوتی وصوری اشتراک ہندکو اور پنجابی کا آپس میں گہرا لسانی رشتہ موجود ہے۔ دونوں زبانوں میں بنیادی قرابت، مشابہت اور مماثلت نمایاں ہے۔ دونوں زبانوں کے لسانیاتی پہلوؤں کے مختصر تجزیوں کے بعد اب صوتیاتی تبدیلیوں کا پیش ہے۔

صوتیات

زبان ہمیشہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ترقی کی منازل طے کرتی رہتی ہے۔ لسانی تبدیلیاں ہی زبان کی زندگی ہیں۔ صوتیات کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ہندکو اور پنجابی دونوں زبانیں ایک دوسرے کے نہایت قریب ہیں۔

ذخیرہ الفاظ میں اشتراک

ہندکو زبان ہر دور میں دوسری زبانوں کے اثرات سے متاثر ہوتی رہی ہے۔ اس نے جن زبانوں سے اثرات قبول کیے ہیں۔ ان زبانوں میں فارسی اور عربی اہم ہیں۔ اردو، ہندکو اور پنجابی میں لاتعداد الفاظ مشترک ہیں۔ مثلاً

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.3 2021

اردو	ہندکو	پنجابی	اردو	ہندکو	پنجابی
تاج	تاج	تاج	تھال	تھال	تھال
تار	تار	تار	تھل	تھل	تھل
	تاڑنا	ڈیکھنا	ٹکر	ٹکر	ٹکر
تقدیر	تقدیر	تقدیر	نماز	نماز	نماز
نولا	نولا	نولا	غریب	غریب	غریب

اس کے علاوہ لاتعداد الفاظ ایسے ہیں جو دونوں زبانوں میں ہو بہو استعمال ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ محاورات اور ضرب الامثال میں بھی اشتراک پایا جاتا ہے۔

اردو	ہندکو	پنجابی
ہاتھ دھونا	ہتھ تونڑاں	ہتھ دھونا
کان ہونا	کن ہونڑاں	کن ہونا
آنکھ بچانا	اکھ بچانڑاں	اکھ بچاونا

صرف ونحو (گرامر) میں اشتراک

صوتی اعتبار سے ہندکو پنجابی سے گہری قرابت رکھتی ہے۔صرفی ونحوی حوالے سے الفاظ میں اشتراک کا جائزہ پیش حدمت ہے۔

تذکیر و تانیث

تذکیر و تانیث کے قواعد بھی اردو،ہندکو اور پنجابی میں ایک جیسے ہیں۔تینوں زبانوں میں کئی الفاظ ایسے ہیں جو الف پر ختم ہوتے ہیں اور تانیث کی حالت میں "ی" پر ختم ہوتے ہیں۔

مذکر۔	بکرا	مرغا	گھوڑا	بلا	چنگا
مونث۔	بکری	مرغی	گھوڑی	بلی	چنگی
مذکر۔	لڑکا	اوچا	الٹا	سیدھا	کتا
مونث۔	لڑکی	اوچی	الٹی	سیدھی	کتی

مونث اور مذکر کے قواعد کے علاوہ واحد جمع بنانے کا قاعدہ بھی تینوں زبانوں میں ایک جیسا ہے:

پنجابی	ہندکو	اردو	جمع الفاظ
انگوٹھی	انگوٹھی	انگوٹھی	انگوٹھیاں
بتی	بتی	بتی	بتیاں
بلی	بلی	بلی	بلییاں
پٹی	پٹی	پٹی	پٹیاں
مکھی	مکھی	مکھی	مکھیاں
کھڑکی	کھڑکی	کھڑکی	کھڑکیاں
جالی	جالی	جالی	جالیاں
گالی	گالی	گالی	گالیاں
چڑی	چڑی	چڑی	چڑیاں
سالی	سالی	سالی	سالیاں

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

نیکی	نیکی	نیکی	نیکیاں
ہڈی	ہڈی	ہڈی	ہڈیاں

مندرجہ بالا الفاظ اس بات کو واضح کر دیتے ہیں کہ پنجابی اور ہندکو کے آپس میں گہرے روابط ہونے کے ساتھ ساتھ اردو کے ساتھ بھی گہری ہم آہنگی پائی جاتی ہے ماہر لسانیات روز بروز زبانوں پر تحقیق کر رہے ہیں پنجابی اور ہندکو دونوں زبانیں بھی ترقی پا کر مزید تقویت حاصل کر رہی ہیں اور اردو زبان کے نزدیک تر ہوتی جارہی ہیں۔اس وقت اردو زبان ملک کی تمام زبانوں کی سرپرستی کر رہی ہے جو اس کی عظمت کی دلیل ہے۔

ہندکو زبان پانچ ہزار سال سے زیادہ قدیم ہے ناقدری وقت کی بدولت اس کا تحریری سرمایہ محفوظ نہ رہ سکا۔ مگر لسانی سطح پر اس نے اردو زبان کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ ہندکو زبان بولنے والوں کی ایک بڑی تعداد پاکستان، ہندوستان، افغانستان، کشمیر اور یورپ کے کئی ممالک میں موجود ہے۔اس بات کو اس لیے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ لسانی سطح پر یہ زبان ہر لحاظ سے اردو زبان کے قریب تر ہے۔ پنجابی اور ہندکو زبان کے ذخیرہ الفاظ کی ایک بڑی تعداد اردو زبان کا حصہ بن چکی ہے بھارت میں بھی اردو زبان بولنے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو لوگ اردو زبان بول سکتے ہیں وہ ہندکو اور پنجابی زبان کو آسانی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں۔ کشمیر میں تو ایک بڑا طبقہ ہندکو زبان کو اپنی روزمرہ زندگی میں بولتا ہے۔ یہ زبان کشمیر میں ذرا سے لہجے کی تبدیلی کے ساتھ بولی جاتی ہے۔اور اس کے علاوہ دنیا کے مختلف براعظموں میں بھی یہ لوگ پائے جاتے ہیں جو لوگ تجارت کی غرض اور روزگار کے سلسلے میں پاکستان، کشمیر اور بھارت سے گئے ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں تو ایک بڑی تعداد بود و باش رکھتے ہیں اور یہ لوگ اپنی پرانی ثقافت کے ساتھ زندہ ہیں اس کے علاوہ ہندکو زبان بولنے والوں کی ایک بڑی تعداد برصغیر کے پہاڑوں، میدانوں اور صحراؤں میں بھی آباد ہیں۔اگرچہ ان زبانوں کو کئی لہجوں میں تبدیل کیا گیا ہے۔ مگر ہندکو اور پنجابی زبان کی یہ خاصیت ہے کہ یہ کئی لہجوں میں تقسیم ہونے کے بعد بھی اردو زبان کے قریب تر ہے۔

حوالہ جات

(1) ڈاکٹر، اسماعیل گوہر، ''پشتو پنجابی اور اردو کے اشتراکات'' مقالہ پی، ایچ، ڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ص ۱۳۶

(2) خاطر غزنوی ''اردو کا ماخذ ہندکو'' مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ص ۱۵۱

(3) مختار علی نیئر، ''تاریخ ہندکو زبان''، پشاور مکتبہ، ہندکو زبان، ۱۹۷۷ء، ص 125

(4) ایضاً، ص 12۶

(5) ڈاکٹر انعام الحق جاوید، ''پاکستانی زبانیں مشترکہ لسانی وادبی ورثہ، مشمولہ: ڈاکٹر خمید اللہ شاہ ہاشمی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ۲۰۰۹ء ص 9

(6) ڈاکٹر اسماعیل گوہر، ''اردو، پشتو اور پنجابی کے لسانی روابط'' علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۲۰۰۷ء ص 140